تین شقوں والی روایات پر اعتراضات کا جائزہ

از مفتی فضل احمد چشتی

اہل سنت کی عبارت صحیح تاریخ الطبری (ج 4 - الصفحة 67) **کے الفاظ کے ساتھ**

فانطلق يسير نحو طريق الشام نحو يَزِيد، فلقيته الخيول بكربلاء، فنزل يناشدهم اللهَ والإسلام، قَالَ: وَكَانَ بعث إِلَيْهِ عُمَر بن سَعْدٍ وشمر بن ذي الجوشن وحصين ابن نميم، فناشدهم الْحُسَيْن اللهَ والإسلام أن يسيروه إِلَى أَمِير الْمُؤْمِنِينَ، فيضع يده فِي يده، فَقَالُوا: لا، إلا عَلَى حكم ابن زياد

ترجمہ: پس امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف (یعنی یزید کی طرف) چلے تو انہیں کربلا میں کچھ گھوڑ اسوار ملے تو آپ اتر کر ان کو اللہ عزوجل اور اسلام کا واسطہ دینے لگے راوی فرماتے ہیں کہ ان گھوڑسواروں کو آپ کی طرف عمر بن سعد، شمر بن ذی الجوشن اور حصین بن تمیم نے بھیجا تھا پس امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو اللہ عزوجل اور اسلام کا واسطہ دے کر کہا کہ وہ آپ کو امیر المومنین (یعنی یزید) کے پاس لے جائیں تا کہ آپ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیں تو انہوں نے کہا نہیں مگر آپ کو ابن زیاد کی اطاعت کرنی ہوگی یعنی اس کے ہاتھ پر بیعت کرنی ہوگی۔

اعتراض: یہ روایت حُصَيْن بن عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْهُذَيْلِ السُّلَمِيُّ[1] کی اور اِن کا

---

[1]:أبو الهذيل الكوفى (ابن عم منصور بن المعتمر)المولد : 43 هـ ،من صغار التابعين،الوفاة : 136 هـ روى له :(البخاري - مسلم - أبو داود - الترمذي - النسائي - ابن ماجه)

آخری عمر میں حافظہ متغیر ہوگیا تھا۱ اور ان سے بیان کرنے والے عَبَّاد بن العَوَّامِ بنِ عُمَرَ بنِ عَبْدِ اللهِ بنِ المُنْذِرِ الكِلاَبِيُّ۲ کے متعلق یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ قبل از اختلاط روایت لینے والوں میں سے ہے یا بعد از اختلاط لیکن أحمد بن عبد الله العجلی نے حُصَيْن بن عَبْدِ الرَّحْمَن کے حوالہ سے یہ وضاحت کی ہے کہ سكن المبارك بأخرة ، و الواسطيون أروى الناس عنه. جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عَبَّاد بن العَوَّامِ نے بھی بعد از اختلاط سماع کیا ہے کیونکہ عَبَّاد بھی واسطی ہے لہذا یہ روایت ضعیف و نا قابل استدلال ہے

جواب: اولا گذارش: حُصَيْن بن عَبْدِ الرَّحْمَن کا مختلط ہونا ائمہ جرح وتعدیل کے ہاں اتفاقی نہیں بلکہ اختلافی ہے کیونکہ بعض ائمہ نے ان کے مختلط ہونے کا انکار کیا ہے جیسا کہ برهان الدين الحلبي أبو الوفا إبراهيم بن محمد بن خليل الطرابلسي الشافعي سبط ابن العجمي (المتوفى: 841هـ) اپنی کتاب **الاغتباط بمن رمي من الرواة بالاختلاط** میں بیان فرماتے ہیں

26 -[ع ص] حصين بن عبد الرحمن أبو الهذيل السلمي الكوفي

ذكره ابن الصلاح فيمن اختلط وتغير وعزاه للنسائي وغيره انتهى.وقال أبو حاتم ثقة ساء حفظه في الآخر وقال النسائي تغير وعن يزيد بن هارون وكان قد نسي وعنه أيضا أنه قال اختلط وقد أنكر علي بن عاصم اختلاطه۔

اور اسی کو مزید وضاحت سے شمس الدين السخاوي(ت ۹۰۲) بیان فرماتے ہیں کہ

۱:رتبته عند ابن حجر : ثقة تغير حفظه فی الآخر

۲:أبو سهل الواسطى ، مولى أسلم بن زرعة الكلابى،من الوسطى من أتباع التابعين،الوفاة : 185 أو بعدها بـ بغداد،روى له :(البخاري - مسلم - أبو داود - الترمذي - النسائي - ابن ماجه)

حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الكُوفِيُّ، مَعَ أَنَّ ابْنَ الصَّلاحِ لَمْ يَذْكُرْها، وهُوَ أَحَدُ الثِّقاتِ الأَثْباتِ المُتَّفَقِ عَلى الِاحْتِجاجِ بِهِمْ، فَقَدْ قالَ أَبُو حاتِمٍ: إنَّهُ ساءَ حِفْظُهُ فِي الآخِرِ. ونَحْوُهُ قَوْلُ النَّسائِيِّ: إنَّهُ تَغَيَّرَ. وقالَ الحَسَنُ الحُلْوانِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هارُونَ: إنَّهُ اخْتَلَطَ. ولِذا جَزَمَ ابْنُ الصَّلاحِ بِأَنَّهُ اخْتَلَطَ وتَغَيَّرَ، وقالَ: ذَكَرَهُ النَّسائِيُّ وغَيْرُهُ،ولَكِنْ قَدْ أَنْكَرَ ابْنُ المَدِينِيِّ اخْتِلاطَهُ. وكَذا قالَ عَلِيُّ بْنُ عاصِمٍ: إنَّهُ لَمْ يَخْتَلِطْ۔۱

ان دونوں کتابوں کی نصوص سے معلوم ہوا علی بن مدینی اور علی بن عاصم کے نزدیک حصین کو اصلا اختلاط کبھی لاحق ہوا ہی نہیں تھا لہذا حصین کو بالجزم مختلط کہنا محل نظر ہے۔

ثانیاً گذارش: اگر اختلاط لاحق ہونا بھی تسلیم کرلیا جائے تو پھر بھی جنہوں نے وصف اختلاط سے ان کو متصف فرمایا ان میں سے أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدريس بن المنذر التميمي، الحنظلي، الرازي ابن أبي حاتم (المتوفى: 327هـ) **نے یہ تصریح بھی کی ہے کہ۔**

حدثنا عبد الرحمن سمعت أبي يقول: حصين بن عبد الرحمن ثقة في الحديث، وفي آخر عمره ساء حفظه، صدوق.۲

یعنی حصین سوء حفظ سے قبل مطلقا ثقہ ہیں اور سوء حفظ کے بعد صدوق یعنی حسن الحدیث ۔

اس وضاحت سے معلوم ہوا جن ائمہ نے اختلاط کا قول کیا ان کے نزدیک بھی وہ اختلاط اس درجہ کا نہیں تھا کہ روایت درجہ حسن سے بھی گرادی جائے چہ جائیکہ اُس کو

۱:فتح المغيث بشرح ألفية الحديث،أقسام الحديث،معرفة من اختلط من الثقات،أمثلة لمن اختلط من الثقات٤/٣٧٤

۲:الجرح والتعديل،رقم837،193/3

ضعیف،موضوع کہا جائے۔

ثالثاً گذارش: شاید معترض یہ تصور کرتا ہے کہ جس راوی کے متعلق بھی سوء حفظ کا قول ہو اب اُس کی تمام روایات بعد از اختلاط مردود ہیں جبکہ یہ بہت بڑی جہالت کی بات ہے کیونکہ علم حدیث سے معمولی مس رکھنے والا شخص بھی اس امر سے واقف ہے کہ ائمہ نے مختلطین کی طبقات بندی کی ہے جیسے کہ محدثین کے ہاں مدلسین کی طبقہ بندی ہے اور ہر طبقہ کے مدلس کا حکم الگ بیان فرماتے ہیں۔اور اب اگر کوئی شخص اپنی جہالت کی بنا پر یہ خیال کرے کہ بس ہر وہ راوی جس کو ائمہ نے وصف تدلیس سے متصف کیا ہے اس کی وہ تمام روایات جن میں سماع کی تصریح نہیں مردود ہیں تو یہ شخص اپنی اس حماقت کی بنا پر بخاری ومسلم سمیت کثیر احادیث صحیحہ سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

ایسے ہی یہ خیال بھی باطل ہے کہ ہر مختلط راوی کی روایت بعد از اختلاط ضعیف ہے۔بلکہ ایسا فاسد قول کرنے والا مطلقا علم حدیث سے جاہل ہے۔

اس ضمن میں حق بات یہ ہے کہ مدلسین کی طرح عند الائمہ مختلطین کے بھی طبقات ہیں اور ہر طبقہ کے مختلط راویوں کا حکم ایک دوسرے سے جُدا ہے جیسا کہ صلاح الدين أبو سعيد خليل بن كيكلدي بن عبد الله الدمشقي العلائي (المتوفى: 761هـ) نے اپنی کتاب المختلطین میں مختلط راویوں کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں

أما الرواة الذين حصل لهم الاختلاط في آخر عمرهم فهم على ثلاثة أقسام:

اور پھر ان تینوں قسموں کا الگ الگ حکم بھی بیان فرمایا ہے مثلا پہلی قسم کے مختلط راویوں کے متعلق فرماتے ہیں

أحدها: من لم يوجب ذلك له ضعفا أصلا ولم يحط من مرتبته إما لقصر مدة

الاختلاط وقلته كسفيان بن عيينة وإسحاق بن إبراهيم بن راهويه وهما من أئمة الإسلام المتفق عليهم وإما لأنه لم يرو شيئا حال اختلاطه فسلم حديثه من الوهم كجرير بن حازم وعفان بن مسلم ونحوهما.

ترجمہ: پہلی قسم جن کا اختلاط اُن کے لئے بالکل موجب ضعف نہیں اور نہ ہی اُن کے مرتبہ سے اُن کو گراتا ہے اُس کی وجہ یا تو مدتِ اختلاط کا کم ہونا یا قلت اختلاط -- اور یا حالتِ اختلاط میں روایت بالکل نہ کرنا

جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا پہلی قسم کے راویوں کا اختلاط اصلا ضعف کو مستلزم نہیں ہے بلکہ مرتبہ میں بھی کوئی کمی نہیں لائے گا۔

اب پہلی قسم کے مختلط راویوں کا حکم مستحضر رکھ کر امام علائی کا -- حصین کے متعلق فیصلہ ملاحظہ فرمائیں

حصين بن عبد الرحمن الكوفي:أحد الأعلام المتفق عليهم.روى الحسن الحُلْوَاني عن يزيد بن هرون أنه اختلط بأخرة وأنكر ذلك ابن المديني.فهو من القسم الأول أيضا.

امام علائی نے -- حصین کو القسم الأول میں ذکر فرما کر احمقوں کے مبنی بر جہل اعتراض کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا۔ (الحمدللہ ثم الحمدللہ)

لہذا معلوم ہوا حصین -- کے اختلاط کو علت بنا کر اس روایت کو ردّ نہیں کیا جا سکتا۔

بلکہ حصین مختلطین کے اُس درجہ میں ہے جن کا اختلاط اصلا مضر ہی نہیں ہے۔

امام علائی -- کے اس دعویٰ کی دلیل خود بخاری میں بھی موجود ہے ملاحظہ فرمائیں

3839 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ يَحْيَى بْنُ المُهَلَّبِ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ: {وَكَأْسًا دِهَاقًا} [النبأ: 34] قَالَ: »مَلْأَى

مُتَتَابِعَةً «۱

اس روایت کی سند میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ حصین سے یحیی بن مہلب بیان فرمارہے ہیں حالانکہ ابن مہلب بالتصریح ائمہ بعد از اختلاط سماع کرنے والوں میں سے ہے۔ باجود اس کے امام بخاری نے ان کی روایت کو قبول کیا اور اپنی صحیح میں درج فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری کے نزدیک حصین کا اختلاط قطعا باعث ضعف نہیں تھا بلکہ ہر دوصورت میں ان کی مرویات کو حجت سمجھتے تھے۔

رابعاً گذارش: اگر بفرض محال اصول حدیث ومذکور ائمہ کے کلام کو پس پُشت ڈال کر حصین کا اختلاط باعث ضعف بھی تسلیم کرلیا جائے تو بھی معترض کا مُدعی ثابت نہیں ہوتا کیونکہ کسی امام نے بھی عباد کو حصین سے بعد از اختلاط سماع کرنے والوں میں سے نہیں شُمار کیا بلکہ عباد قبل از اختلاط سماع کرنے والوں میں سے تھا

اور معترض کا یہ کہنا کہ عباد واسطی ہے اور عجلی نے کہا ہے کہ حصین سے آخری عمر میں واسطیوں نے بہت زیادہ سماع کیا ہے لہذا ثابت ہوا عباد نے بھی بعد از اختلاط ہی سماع کیا تھا۔

رفع اشکال: عجلی کے کلام سے اگر معترض یہ خیال کرتا ہے کہ جتنے واسطی ہیں سب بعد از اختلاط سماع کرنے والے ہیں تو یہ بہت بڑی جہالت ہے کیونکہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام عراقی سے قبل از اختلاط سماع کرنے والے چار افراد کا ذکر کیا جن میں سے ہشیم بن بشیر، خالد، سلیمان بن کثیر تینوں واسطی ہیں اور حافظ الشان نے جن چار کا اپنی طرف سے اضافہ نقل کیا اُن میں سے شعبہ بن حجاج بھی واسطی ہیں اور ان کی

۱:صحيح البخاري، كِتَابُ المَنَاقِبِ، بَابُ أَيَّامِ الجَاهِلِيَّةِ

روایات صحیحین میں متعدد وارد ہیں لہذا یہ زعم کہ تمام واسطیوں کی روایات حصین سے بعد از اختلاط ہیں باطل ہوا۔

خامساً گذارش: ہماری معلومات کے مطابق ائمہ علل میں سے کسی ایک امام نے بھی عباد کی روایت کو حصین کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف قرار نہیں دیا بلکہ متعدد ائمہ نے عباد کی مرویات کو بطریق حصین نقل کر کے صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ امام مسلم (جو کہ ملتزم صحت ہیں) صحیح[1] میں لائے ہیں

13 - (1623) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ

اور اسی طرح ضياء الدين أبو عبد الله محمد بن عبد الواحد المقدسي (المتوفى: 643ھ) نے اپنی کتاب المختارۃ[2] میں عباد بطریق حصین کی سند کو صحیح قرار دیا ہے

196 - ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَامِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

قَالَ الطَّبَرَانِيُّ لَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ إِلَّا الشّعبِيّ تفرد بِهِ حُصَيْن بن عبد الرَّحْمَن إِسْنَاده صَحِيح

اور أبو محمد محمود بن أحمد الحنفى بدر الدين العينى (المتوفى: 855ھ) اپنی کتاب نخب الافکار[3] میں ایسی سند کی تصحیح فرماتے ہیں

الوجه الأول: أخرجه بإسناد صحيح، عن فهد بن سليمان، عن أبي بكر بن أبي شيبة

۱: المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم

۲: الأحاديث المختارة أو المستخرج من الأحاديث المختارة مما لم يخرجه البخاري ومسلم في صحيحيهما

۳: نخب الأفكار في تنقيح مباني الأخبار ۳۵۱/۱۴

شیخ البخاري ومسلم، عن عباد بن العوام الواسطي، عن حُصين -

اور أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى : 852هـ) **اپنی کتاب** إتحاف المهرة[1] **میں نقل فرماتے ہیں**

[٥٨٦]- الخَطْمِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا عَبّادُ بْنُ العَوّامِ، أنا حُصَيْنٌ، عَنْهُ، بِهِ. وقالَ: صَحِيحُ الإِسْنادِ.

اور شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: 748هـ) تلخيص المستدرك للحاكم[2] **میں ایسی ایک سند کی تصحیح فرماتے ہیں**

3901 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ الْخَطْمِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، أَنْبَأَ حُصَيْنٌ-[التعليق - من تلخيص الذهبي] صحيح

اور ناصر الدين الألباني (ت ١٤٢٠) **لکھتا ہے**

قال: حدثنا عباد بن العوام عن حصين به.قلت: وهذا إسناد صحيح[3]

اسی طرح معاصر عرب محققین نے ایسی اسناد کی اپنی کُتب میں جا بجا تصحیح وتحسین کی ہے مثلاً محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، أبو جعفر الطبري (المتوفى: 310هـ) **نے اپنی تفسیر[4] میں ایسی اسناد نقل فرمائی ہیں**

---

[1]:إتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة٥٨٥/٧

[2]:المستدرك على الصحيحين560/2-[التعليق - من تلخيص الذهبي] 3901

[3]:سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة ٦٠٠/١٤،المجلد 14،القسم الثاني،6768

[4]:جامع البيان في تأويل القرآن،[التكوير: 5](طبع- نشر-توزيع،سنة الطبع ٢٠١٠م)دار الحديث القاهرة)طبعة جديدة مخرجة للشواهد الشعرية كاملة بأسلوب جديد ومخرجة لِلآثار كاملة مع الحكم عليها-خَرَّجَ أَحَادِيثَهُ وَعَلَّقَ عَلَيْهَا-اسلام منصور عبد الحميد وآخرون

حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ، قَالَ: ثنا الْحُسَيْنُ، قَالَ: ثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ[صحيح]رجاله كلهم ثقات تقدموا و سنده متصل[النمل: 21]

حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ، قَالَ: ثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاس[صحيح]رجاله كلهم ثقات و سنده متصل[التكوير: 5]

ان اسناد کی تفسیر طبری کے محققین نے تصحیح کی ہے

اسی طرح التفسير الصحيح[1] **کے محقق نے بھی مؤخر الذکر سند کی تحسین کی ہے**

أخرج الطبري بسند حسن من طريق عكرمة عن ابن عباس [التكوير: 5]

المختصر یہاں بہت سے ایسے محققین کے حوالہ جات نقل کیئے جا سکتے ہیں جنہوں نے عباد کی بطریق حصین وارد ہونے والی روایات کی تصحیح و تحسین کی ہے لیکن معترض کسی معتمد محدث و محقق کا کوئی ایک نقد بھی ایسی سند پر نہیں دکھا سکتا جنہوں نے عباد کی حصین سے روایت کو محض اختلاط کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہو بلکہ بالاتفاق ائمہ کے ہاں یہ کوئی علت ہی نہیں ہے جیسا کہ ہم اوپر نظائر پیش کر چکے۔

---

[1]التفسير الصحيح مَوسُوعَةُ التَّفْسِير المَسْبُورِ مين التفسير بالمأثور(النشر و التوزيع دار ابن الجوزي-سنةالطبعة الاولى ١٤٣٣هـ)-إعداد،حكمت بن بشير بن ياسين- أستاذ كرسي الدراسات القرآنية في جامعة الملك عبد العزيز